[illegible]

[illegible]

صحیح بخاری

امیر المؤمنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وتشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

قال قال رسول الله ﷺ انما الأعمال بالنيات

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

صحیح بخاری

جلد ششم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلام مولانا عبدالسلام بستوی رحمۃ اللہ علیہ — حضرت العلام مولانا ابو محمد عبدالجبار سلفی رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

نام کتاب	:	صحیح بخاری شریف
مترجم	:	حضرت مولانا علامہ محمد داؤد راز رحمہ اللہ
ناشر	:	مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
سن اشاعت	:	۲۰۰۴ء
تعداد اشاعت	:	۱۰۰۰
قیمت	:	

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ ترجمان ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶

۲۔ مکتبہ سلفیہ، جامعہ سلفیہ بنارس، ریوری تالاب، وارانسی

۳۔ مکتبہ نوائے اسلام، ۱۱۶۴ اے، چاہ رہٹ جامع مسجد، دہلی

۴۔ مکتبہ مسلم، جمعیت منزل، بربرشاہ سری نگر، کشمیر

۵۔ حدیث پبلیکیشن، چار مینار مسجد روڈ، بنگلور۔ ۵۶۰۰۵۱

۶۔ مکتبہ نعیمیہ، صدر بازار مئوناتھ بھنجن، یوپی

تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟)). فَأَخَذَ بِيَدِي، فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّكَ قُلْتَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ، قَالَ: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ)). [راجع: ٤٤٧٤]

فرمایا مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن کی سب سے بڑی سورت میں تمہیں کیوں نہ سکھا دوں۔ پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور جب ہم مسجد سے باہر نکلنے لگے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے ابھی فرمایا تھا کہ مسجد کے باہر نکلنے سے پہلے آپ مجھے قرآن کی سب سے بڑی سورت بتائیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں وہ سورت "الحمد للہ رب العالمین" ہے یہی وہ سات آیات ہیں جو (ہر نماز میں) بار بار پڑھی جاتی ہیں اور یہی وہ "قرآن عظیم" ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

تشریح قرآن مجید کے نازل فرمانے والے اللہ رب العالمین کا جس قدر شکر ادا کروں کم ہے کہ اس دور گرانی و ضعف قلبی و قالبی میں بخاری شریف مترجم اردو کے بیس پارے پورے کر کے تیسری منزل یعنی پارہ ۲۱ کا آغاز کر رہا ہوں' حالات بالکل ناساز گار ہیں پھر بھی اللہ پاک سے قوی امید ہے کہ وہ اپنے کلام اور اپنے حبیب رسول کریم ﷺ کے ارشادات عالیہ کی خدمت و اشاعت کے لئے غیب سے سامان و اسباب مہیا کرے گا اور مثل سابق ان بقایا پاروں کی بھی تکمیل کرا کے اپنے پیارے بندوں اور بندیوں کے لئے اس کو باعث رشد و ہدایت قرار دے گا۔ آخری عشرہ ماہ جمادی الثانی ۱۳۹۴ھ میں اس پارے کی تسوید کا کام شروع کر رہا ہوں۔ تکمیل اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

سورۂ فاتحہ کے بارے میں حضرت حافظ صاحب فرماتے ہیں۔ اختصت الفاتحة بانها مبداء القرآن وحاوية لجميع علومه لاحتواء ها على الثناء على الله والاقرار لعبادته والاخلاص له و سوال الهداية منه والاشارة الى الاعتراف بالعجز عن القيام بنعمه والى شان المعاد و بيان عاقبة الجاحدين (فتح الباری) یعنی سورۂ فاتحہ کی یہ خصوصیات ہیں کہ یہ علوم قرآن مجید کا خزانہ ہے جو قرآن پاک کے سارے علوم کو حاوی ہے یہ ثناء علی اللہ پر مشتمل ہے اس پر عبادت اور اخلاص کے لئے بندوں کی طرف سے اظہار اقرار ہے اور اللہ سے ہدایت مانگنے اور اپنی عاجزی کا اقرار کرنے اور اس کی نعمتوں کے قیام وغیرہ کے ایمان افروز بیانات ہیں جو بندوں کی زبان سے اس سورہ شریفہ کے ذریعہ ظاہر ہوتے ہیں۔ ساتھ ہی اس سورت میں شان معاد کا بھی اظہار ہے اور جو لوگ اسلام و قرآن کے منکرین ہیں ان کے انجام بد پر بھی نشان دہی کی گئی ہے۔ پہلے اس سورت کے متعلق ایک مفصل مقالہ دیا گیا ہے جس سے قارئین نے اس سورہ کے بارے میں بہت سی معلومات حاصل کر لی ہوں گی۔

٥٠٠٧- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى. حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كُنَّا فِي مَسِيرٍ لَنَا، فَنَزَلْنَا، فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ فَقَالَتْ: إِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيمٌ، وَإِنَّ نَفَرَنَا غَيَبٌ، فَهَلْ مِنْكُمْ رَاقٍ؟ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مَا كُنَّا نَأْبُنُهُ بِرُقْيَةٍ، فَرَقَاهُ فَبَرَأَ، فَأَمَرَ لَهُ بِثَلاَثِينَ شَاةً وَسَقَانَا لَبَنًا: فَلَمَّا رَجَعَ قُلْنَا

(۵۰۰۷) مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا' کہا ہم سے وہب بن جریر نے بیان کیا' کہا ہم سے ہشام بن حسان نے بیان کیا' ان سے محمد بن سیرین نے' ان سے معبد بن سیرین نے اور ان سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم ایک فوجی سفر میں تھے (رات میں) ہم نے ایک قبیلہ کے نزدیک پڑاؤ کیا۔ پھر ایک لونڈی آئی اور کہا کہ قبیلہ کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا ہے اور ہمارے قبیلے کے مرد موجود نہیں ہیں' کیا تم میں کوئی بچھو کا جھاڑ پھونک کرنے والا ہے؟ ایک صحابی (خود ابو سعید) اس کے ساتھ کھڑے ہو گئے' ہم کو معلوم تھا کہ وہ جھاڑ

لَهُ أَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْيَةً أَ كُنْتَ تَرْقِي قَالَ : مَا رَقَيْتُ إِلاَّ بِأُمِّ الْكِتَابِ قُلْنَا : لاَ تُحْدِثُوا شَيْئًا حَتَّى نَأْتِيَ أَوْ نَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَكَرْنَاهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((وَمَا كَانَ يُدْرِيهِ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ)). وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ بِهَذَا.

[راجع: ٢٢٧٦]

پھونک نہیں جانتے لیکن انہوں نے قبیلہ کے سردار کو جھاڑا تو اسے صحت ہو گئی۔ اس نے اس کے شکرانے میں تیس بکریاں دینے کا حکم دیا اور ہمیں دودھ پلایا۔ جب وہ جھاڑ پھونک کرے کے واپس آئے تو ہم نے ان سے پوچھا کیا تم واقعی کوئی منتر جانتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں میں نے تو صرف سورۂ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کر دیا تھا۔ ہم نے کہا کہ اچھا جب تک ہم رسول کریم ﷺ سے اس کے متعلق نہ پوچھ لیں ان بکریوں کے بارے میں اپنی طرف سے کچھ نہ کہو۔ چنانچہ ہم نے مدینہ پہنچ کر آنحضور ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ انہوں نے کیسے جانا کہ سورۂ فاتحہ منتر بھی ہے۔ (جاؤ یہ مال حلال ہے) اسے تقسیم کر لو اور اس میں میرا بھی حصہ لگانا۔ اور معمر نے بیان کیا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے بیان کیا' کہا ہم سے ہشام بن حسان نے بیان کیا' کہا ہم سے محمد بن سیرین نے بیان کیا' کہا ہم سے معبد بن سیرین نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہی واقعہ' بیان کیا۔

١٠ – باب فَضْلُ سورة الْبَقَرَةِ

باب سورۂ بقرہ کی فضیلت کے بیان میں

یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں ۲۸۶ آیات اور ۴۰ رکوع ہیں۔

٥٠٠٨– حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ بِالآيَتَيْنِ)).

[راجع: ٤٠٠٨]

(۵۰۰۸) ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا' کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی' انہیں سلیمان بن مہران نے' انہیں ابراہیم نخعی نے' انہیں عبدالرحمٰن بن یزید نے' انہیں حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (سورۂ بقرہ میں سے) جس نے بھی دو آخری آیتیں پڑھیں۔ (دوسری سند)۔

٥٠٠٩– حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ قَرَأَ بِالآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ)).[راجع: ٤٠٠٨]

(۵۰۰۹) اور ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا' کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا' ان سے منصور بن معتمر نے' ان سے ابراہیم نخعی نے' ان سے عبدالرحمٰن بن یزید نے اور ان سے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس نے سورۂ بقرہ کی دو آخری آیتیں رات میں پڑھ لیں وہ اسے ہر آفت سے بچانے کے لئے کافی ہو جائیں گی۔